۲۴ ظہور ۱۳۴۶ ہش | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ | ۲۴ اگست ۱۹۶۷ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے کامیاب و بامراد مراجعت

قادیان ۲۲ اگست ۔ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈنمارک میں نوتعمیر کردہ مسجد "نصرت جہان" کا افتتاح فرمانے، یورپ میں جملہ احمدیہ مسلم مشنز کا معائنہ فرمانے، اور اہل یورپ کو اسلام کی طرف مؤثر رنگ میں دعوت دینے کا کامیاب و بامراد دورہ مکمل کر لینے کے بعد مع رفقاء مورخہ ۲۰ اگست کو لنڈن سے روانہ ہو کر ۲۱ اگست کو کراچی واپس تشریف لائے ہیں ۔ اس کے بعد مزید کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے ۔ اور حضور کی قیادت میں جماعت کو روز افزوں ترقیات حاصل ہوں اور اسلام اکناف عالم میں پھیل جائے ۔ آمین ۔

جماعت احمدیہ نے فی زمانہ اسلام کی تبلیغی جدوجہد کا حیران کن مظاہرہ کیا ہے

مسجد کے افتتاح پر ڈنمارک کے باثر اخبارات کے اداراتی مقالے

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جو سب سے پہلی مسجد تعمیر کی گئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ جولائی کو ایک سادہ اور پروقار تقریب میں اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا ۔ ڈنمارک کے بااثر روزناموں نے اس واقعہ کو خاص اہمیت دی ۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ افتتاحی تقریب کے فوٹو اور تفصیلی خبریں شائع کیں بلکہ اپنے اداراتی مقالوں میں اس عظیم واقعہ پر تبصرے بھی کئے ۔ یہ تبصرے بالعموم مخالفانہ جذبہ کے تحت لکھے گئے ہیں لیکن ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو سراہتے ہوئے عیسائیت کے گڑھ میں مسجد کی تعمیر کو اسلام کی قوت و عظمت کا درخشندہ نشان قرار دیا گیا ہے ۔ بعض اخبارات نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ اسلام ڈنمارک میں وسیع پیمانہ پر نہیں پھیل سکتا ۔ یہ ان کی لاعلمی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے بموجب اسلام بہرحال یورپ میں بھی غالب ہو کر رہے گا ۔ یہ خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی ذیل میں ڈنمارک کے بعض بااثر روزناموں کا اردو ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے ۔

—— (۱) ——

سب سے پہلے کوپن ہیگن سے شائع ہونے والے روزنامہ "کرسٹلی ڈاگ بلیڈ" (KRISTLIEG DAGBLAD) کے اداراتی مقالہ کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اس اخبار کی خصوصیت یہ ہے کہ کلیسائے ڈنمارک کا ترجمان اور وہاں کے عیسائی حلقوں کا مقبول ترین اخبار ہے اس نے اپنے اداراتی مقالہ میں ڈنمارک جیسے عیسائی ملک میں سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کو جماعت احمدیہ کا عظیم کارنامہ قرار دیا ہے اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت کی مساعی کو سراہا ہے ۔ یہ عیسائی اخبار اپنے ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں رقمطراز ہے :-

" ڈنمارک میں پہلی مسجد کا افتتاح "

" ڈنمارک میں مسجد! آج سے بیس تیس سال قبل یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ ڈنمارک میں بھی کوئی مسجد تعمیر ہو سکتی ہے اس وقت ایسا خیال مضحکہ خیز شمار ہوتا اور اس پر قہقہے بلند کئے جاتے ۔ بہرحال یہ ماننا پڑے گا کہ اسلام کی اس شاخ یعنی جماعت احمدیہ ۔ قادیان نے فی زمانہ تبلیغی جدوجہد کا حیران کن مظاہرہ کیا ہے اور اس میدان میں اس نے بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے ۔ بالخصوص افریقہ میں اس نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ کسی لحاظ سے کم نہیں ہے ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈنمارک میں اس جماعت کی ترقی کے امکانات ہیں یا نہیں؟ ہمارے نزدیک اگر مارمن اور یہوواہ فرقوں کے لوگ دوسروں کو اپنا ہم خیال بنا سکتے ہیں تو یہاں اسلام کو پیرو کیوں نہیں مل سکیں گے؟ یہ درست ہے کہ اس وقت تک ڈنمارک میں اس جماعت کے ممبر بہت تھوڑے ہیں لیکن اس تعلق میں ہم یہ یاد دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ابھی تک مسلمان ممالک میں عیسائیت تبدیل کرنے والوں پر صادق آتی ہے ۔ ان ممالک میں وہ خود بہت قلیل تعداد میں ہیں تاہم اس سلسلہ میں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ ہمارے ملک میں مکمل مذہبی آزادی ہے جبکہ مسلم ممالک میں عیسائیت قبول کرنے کے نتیجہ میں جان کو خطرہ لاحق ہونا یا کم از کم خطرناک معاشرتی نتائج سے دوچار ہونا ایک لازمی امر ہے ۔

ہم آج کی خبر کا نوٹس لینا ضروری سمجھتے ہیں اور ہم ان لوگوں کی ہمت اور حوصلہ کی داد دینے کے لئے بھی تیار ہیں جس کے بل پر انہوں نے نسبتاً بہت تھوڑی مدت میں یہ کچھ کر دکھایا ۔ اس امر کا احساس ہمارے لئے چنداں دکھ اور تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتا ۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اسرائیل اور دنیائے عرب کے درمیان کشیدگی زوروں پر ہے ۔ اسلام حقیقتاً ہم سے اتنا دور اور اتنا متروک نہیں ہے جیسا کہ اسے ہمارے آباؤ اجداد عام طور پر یقین کرتے تھے ۔

اسلام کی قوت اور عظمت کا یہ درخشندہ نشان ہے جس کا تعمیر مکمل ہونے کے بعد آج افتتاح ہوا ہے کیا ہی اچھا ہو اگر یہ مسجد اہلِ

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

کلیسا کو دونوں مذاہب (اسلام اور عیسائیت) کا اصل باہمی فرق معلوم کرنے اور اس پر اپنی توجہ مرکوز کرنے پر آمادہ کر دے۔ باہمی فرق کو گا ہے گا ہے اچھالا تو بہت جاتا ہے لیکن در اصل اس فرق کا کوئی جواز موجود نہیں ہوتا۔ جو لوگ اصل حقیقت سے آگاہ ہیں ان کا یہ کہنا کہ عیسائی مشنوں نے ابھی تک مسلمانوں کو مخاطب کرنے کا صحیح ڈھنگ نہیں سیکھا۔ اس لحاظ سے بھی کوپن ہیگن کی مسجد کلیسا کے لئے ایک پُر زور یاد دہانی کا کام دے سکتی ہے۔"

(KRISTELIG DAGBLAD 21 st JULY 1967)

—— (۲) ——

روزنامہ "BERLINGSKE TIDENDE" ڈنمارک کا قومی اخبار ... رکھنے کے باعث وہاں کا سب سے ... با اثر اخبار شمار ہوتا ہے۔ ہر چند ... نے مسجد ڈنمارک کے افتتاح ... مخالفانہ جذبہ کے ماتحت اداریہ مقالہ ... لکھا ہے تاہم اس نے بچار و ناچار اس ... تسلیم کیا ہے کہ مذہبی افراتفری اور ... ڈنمارک کے موجودہ دور میں اشاعت ... اسلام کی مساعی کے بار آور ہونے کا ... امکان ہے۔ وہ اپنی ۲۴ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"ڈنمارک میں مسجد"

"ڈنمارک میں اسلام کی تبلیغی مساعی کا آغاز ۱۹۵۰ء کے اواخر میں ہوا تھا لیکن چند ... پیشتر قرآن کے ڈینش ترجمہ کی اشاعت اور حال ہی میں وی ڈور (HVIDOVRE) میں ایک مسجد کے افتتاح کے ذریعہ اسلام کی یہ تبلیغی مساعی پہلی بار نمایاں اور مؤثر طور پر منصہ شہود پر آئی ہیں۔ ڈنمارک میں اسلام کی یہ تحریک اپنی خواتین کی بین الاقوامی انجمن کے فراہم کردہ وسائل سے یہ مسجد تعمیر کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس کے ارکین کی تعداد اتنی زیادہ نہیں کہ وہ مقامی طور پر اپنی تبلیغی مہم کو کامیابی سے چلا سکے۔ خود احمدیہ مشن کی اپنی اطلاع کے مطابق اس وقت ڈینش مسلمانوں کی تعداد ایک سو سے کچھ اوپر ہو گی۔ اس ملک میں مستقل یا عارضی طور پر رہائش رکھنے والے غیر ملکی مسلمانوں کی ایک محدود تعداد اس کے علاوہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جماعت اپنے پھیلاؤ کے لحاظ سے ڈنمارک کے درمیانہ درجہ کے گھروں میں رہنے والے متوسط طبقہ کے مکینوں کے کسی ایسوسی ایشن سے بڑی نہیں قرار دی جا سکتی ہے اور یہ تقابل یہاں پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔

ہر چند کہ اس امر کے کوئی آثار نہیں ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد ہے اس ملک میں اسلام قبول کرنے کی ایک رَو چل پڑے گی۔ تاہم موجودہ زمانہ میں مذہب سے کھچاؤ اور دوسری اور دنیا میں رونما ہونے والی دُور رس تبدیلیاں روحانی بگاڑ کی ایک واضح علامت ہیں اور غالباً اسی امر کے پیش نظر ہی مسلمانوں نے خاص اس مرحلہ پر مسجد کی تعمیر کو ضروری خیال کیا ہے۔ اسلام جو دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں سے سب سے آخر میں رونما ہونے والا مذہب ہے۔ اب عیسائی یورپ میں پاؤں جمانے اور وہاں مقام پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اس برِاعظم میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کے امکانات تو اسی وقت ہی معدوم ہو گئے تھے جب یورپ کے جنوبی حصوں میں عربوں کی سیاسی قوت اور ان کے بعد ترکوں کا اثر و نفوذ ہزیمت سے دوچار ہو کر خاک میں مل گیا تھا۔ اس کے بعد مشرق و مغرب میں مذہبی رابطہ کا رُخ یکسر بدل گیا اور وہ اس طرح کہ اُن علاقوں میں جہاں اسلام غالب تھا عیسائی مشنریوں نے پہنچنا شروع کر دیا۔ فی زمانہ اسلام کی طرف سے یورپ میں داخل ہونے اور اثر پیدا کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے اب اسے پہلے کی طرح دنیا میں عربوں کی متحدہ قوت اور ان کے مستحکم مراکز سے کوئی تائید و حمایت حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن یورپی معاشرہ کو مذہب سے محروم کر کے اسے سراسر مادی سانچے میں ڈھالنے کی رَو دن بدن بڑھ رہی ہے اس کے نتیجہ میں جو مذہبی افراتفری اور ابتری پیدا ہو رہی ہے اس میں اشاعتِ اسلام کی مساعی کے پنپنے اور بار آور ہونے کا امکان ہے۔ فی زمانہ ذرائع رسل و رسائل کی ترقی کے باعث برِ اعظم ایک دوسرے کے قریب آ گئے ہیں اور دنیا ایک لحاظ سے سمٹ کر چھوٹی ہو گئی ہے۔ اس صورتِ حال نے بھی بڑے بڑے مذاہب کے جلد اور براہ راست ایک دوسرے سے متصادم ہونے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اس صورتِ حال میں عیسائی کلیسا کے لئے کوئی بات نئی یا انوکھی نہیں ہے۔ کیونکہ کلیسا کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ وہ ایسے علاقوں اور اقوام میں اپنے پیغام کی اشاعت کرے جن میں دوسرے مذاہب کو بالا دستی حاصل ہو۔ لہٰذا ڈنمارک میں مسجد کی تعمیر فی ذاتہٖ اس امر کی متقاضی نہیں کہ کلیسا اپنے طریقِ کار میں کوئی تبدیلی کرے۔"

(BERLINGSKE TIDENDE 24 July 1967)

—— (۳) ——

ایک اور اخبار LOLLANDE TIDENDE نے بھی اگرچہ یہی لکھا ہے کہ اسلام کے ڈنمارک میں غالب آنے کا کوئی امکان نہیں ہے تاہم اس نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ اب حالات بدلے ہوئے ہیں کیونکہ مسجد کی تعمیر کی وجہ سے خود ڈنمارک میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ کی طرح پڑ چکی ہے اور اس نے لکھا ہے کہ یہ صورتِ حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور اس چیلنج کو بہر حال قبول کرنا ہو گا اس نے خبردار کیا ہے کہ مسجد کی تعمیر اس امر کی آئینہ دار ہے کہ ڈنمارک مسلم تحریک کے پیچھے پُر عزم اور فعال دماغ کار فرما ہیں کلیسا یہ کہہ کر مسجد کی تعمیر کو نہیں ٹال سکتا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں وہ اپنی ۲۵ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"کلیسا اور مسجد"

"آج مسلمانوں کا مذہب یعنی دینِ اسلام ڈنمارک میں پھیلایا جا رہا ہے کوپن ہیگن کے علاقہ وی ڈور میں پہلی مسجد تعمیر ہو گئی ہے اور اس کا افتتاح بھی عمل میں آ چکا ہے ایک ایسے وقت میں جبکہ خود ڈنمارک کے کلیسا نے اپنے داخلی حالات کا جائزہ لینے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کی غرض سے باقاعدہ ایک کمیشن مقرر کر رکھا ہے اس مسجد کا نوٹس لینا اور اسے قابلِ اعتنا سمجھنا خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔

عیسائیت ڈنمارک میں ایک ہزار سال سے بھی زائد عرصہ سے قائم چلی آ رہی ہے اور یہاں ایسے مشنری (مرد بھی اور عورتیں بھی) موجود ہیں جنہوں نے ایسے ممالک میں عیسائیت کا پیغام پہنچایا ہے۔ جہاں اسلام ایک مذہب کی حیثیت سے بہت مقبول ہے لیکن آج صورتِ حال مختلف ہے۔ اب خود ڈنمارک میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ کی طرح پڑ چکی ہے کلیسا کی اصلاحی تنظیم کو جسے "داخلی مشن" کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ آئندہ "داخلی مشن" کو خود اپنے ہی گھر میں کلیسا اور مسجد کی باہمی مخالفت کی شکل میں نئی سرگرمی اور جد و جہد کا مظاہرہ کرنا ہو گا وہ ممالک جن میں ہم اپنے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد کے افتتاح کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی افتتاحی تقریر

میں خدائے واحد کا نام لے کر جس نے ہمیں یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس کا افتتاح کرتا ہوں

اے خدا! اس مسجد کو بابرکت فرما اور سب دلوں کو اپنے نور سے منور کر کے انہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھر دے

مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۶۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مبارک موقع پر غیر ملکی سفیروں، حکومت ڈنمارک کے سربرآوردہ اصحاب، عالمی پریس کے نمائندوں، یورپ کے مبلغینِ اسلام، سکنڈے نیویا کے نومسلم احمدی احباب اور معززینِ شہر کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے انگریزی زبان میں جو تقریر فرمائی اس کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے ——— (ادارہ)

حضور نے تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہمارے لئے واقعی یہ ایک

پُرمسرّت، بابرکت اور مقدس تقریب

ہے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مستورات نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے جو اس خوبصورت سرزمین اور ڈنمارک کے مہذّب اور شائستہ شہریوں کے دارالحکومت میں بنائی گئی ہے چندہ جمع کر کے رقم فراہم کی۔

اللہ تعالےٰ کے اس غیر معمولی احسان پر ہمارے دل اللہ تعالےٰ کی حمد سے معمور ہیں ہم اس سرزمین کے عظیم شہریوں کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے بطیب خاطر ہم سے تعاون کیا اور مسجد کی تعمیر کے راستے میں جو رکاوٹیں حائل تھیں ان کو دور کرنے کیلئے ہمیں اخلاقی مدد بہم پہنچائی۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ یہ چھوٹی سی مسجد اب پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے میں اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اس کا افتتاح کرتا ہوں اور مجھے خدا تعالےٰ کی ذات پر پورا بھروسہ اور یقین ہے کہ وہ اس مقصد کو پورا فرمائے گا جس کے لئے یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

قرآن کریم پُرزور الفاظ میں اس بات کو پیش کرتا ہے کہ مسجد خانۂ خدا ہے اس لئے یہ کسی فردِ واحد کی ملکیت نہیں ہوتی اور تمام عبادت گاہیں اللہ ہی کے لئے ہیں انسان تو صرف ان کی نگرانی اور دیکھ بھال کا فرض ادا کرتا ہے۔ لہٰذا تمام

اسلامی مساجد کے دروازے

ہر ایسے فرد اور ہر ایسی مذہبی جماعت کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے۔ البتہ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ مسجد میں اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت کی اجازت نہیں۔ یہ پابندی نہایت معقول ہے اور اس پر کوئی جائز اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اس لئے بُت اور مورتیاں وغیرہ جن کی لوگ پوجا کرتے ہیں مسجد میں لانے کی اجازت نہیں لیکن ہر وہ شخص جو مسجد میں آنا چاہے اور اخلاص کے ساتھ نہ کہ شرارت کی نیت سے، خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے اُسے۔ وہ چاہے مرد ہو یا عورت ——— اجازت ہے کہ آزادی کے ساتھ آئے اور عبادت کرے۔ یہ اجازت خود اللہ تعالےٰ نے دی ہے اور ہمارے لئے اُس کا حکم یہ ہے کہ ہم ایسے کسی مرد یا عورت کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ یہ بات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنت

اور حضور کی احادیث سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں

جب خیبر کے یہودی اور نجران کے عیسائی اسلامی حکومت کے زیرِ اقتدار آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اعتقاد اور اس کے مطابق اعمال کی مکمل آزادی عطا فرمائی۔ یہ بات بھی مستند روایات میں مذکور ہے کہ جب نجران کے عیسائی مدینہ منورہ آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا فرمائی کہ وہ مسجد نبوی میں ہی اپنی عبادت کی رسوم ادا کریں۔ اور جب بعض صحابہؓ کو اس پر اعتراض پیدا ہوا تو حضور نے اس پر انہیں تنبیہہ فرمائی۔ چنانچہ عیسائیوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنے طریق پر عبادت کی رسوم ادا کرلیں۔

قرآن کریم صاف طور پر فرماتا ہے:۔

وَأَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا

(سورۃ الجن آیت ۱۹ تا ۲۱)

اس آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو [illegible] داری سے عاری اور قرآن مجید کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں خدا کے بندے پر تو [illegible] ہیں اور ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کا گلا ہی گھونٹ کر رکھ دیں۔ خدا کا بندہ اللہ تعالےٰ کی صفات کو اپنی ذات میں منعکس کرنے اور اپنے وجود کو ان صفات کا مظہر بنانے کی غرض سے کامل عجز و انکسار اختیار کرتا ہے اور رضائے الٰہی کی خاطر اپنی تمام خواہشات، میلانات اور تعلقات سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ اس تمام ظلم و تعدی کے جواب میں وہ یہی کہتا ہے کہ میں تو اپنے اندر پیدا کرنے والے کو پکارتا ہوں جو ہم سب کا خالق و مالک ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اپنے راستہ کی طرف ہدایت دے۔

یہ مسجد پانچ ستونوں پر تعمیر کی گئی ہے اور یہ پانچ ستون

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کی طرف اشارہ

کرتے ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان یہ ہیں:۔

(۱) توحید۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اور صرف خدائے واحد ہی کی عبادت کی جائے۔ اور یہ بات تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے اقوال و اعمال سے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور

ہم تمام معبودانِ باطلہ مثلاً طاقت۔ دولت۔ عزّت اور خود پسندی سے بریت کا اظہار کرتے ہیں اور تمام بُتوں مثلاً حسد، کینہ، ریا، اور بد عہدی وغیرہ کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکیں گے۔

(۲) اسلام کا دوسرا بنیادی رُکن نماز ہے۔ اسلام یہ فریضہ عائد کرتا ہے کہ ہم روزانہ پانچ مرتبہ نمازیں ادا کریں اور حتی المقدور باجماعت ادا کریں۔ نماز کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی لقاء اور اس سے سچے تعلق کے قیام کے لئے خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے سامنے جُھک جانے کا نام ہے۔ نماز محض چند الفاظ زبان سے دہرانے کا نام نہیں۔ الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ دل کی سوزش شامل ہونی چاہیئے اور ہمیں اس یقین سے پڑھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سُنتا ہے اور اُنہیں شرف قبولیت بخشتا ہے

(۳) اسلام کا تیسرا بنیادی رُکن روزہ ہے جس کے ساتھ دعا بھی شامل ہے روزہ ہمارے جسموں پر اثر انداز ہوتا ہے اور نماز ہماری روحوں کو متاثر کرتی ہے نماز سے دل پگھلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حصول کی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ روزہ حقوق العباد کی بجا آوری کے دُہرے مقصد کو پورا کرتا ہے۔

بھوک کا برداشت کرنا اور از خود کھانے پینے کو اپنے لئے ممنوع قرار دے لینا ہم پر یہ بات کھول کر واضح کرتا ہے کہ دنیا میں غربت اور بھوک موجود ہے اور اس سے ہمیں احساس پیدا ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کا ہم پر ایک حق ہے یہ ہمیں اس بات کی بھی یاد دہانی کراتا ہے کہ جہاں کہیں بھی بھوک پائی جائے اس کا مقابلہ کرنا ہمارا فرض ہے۔

(۴) اسلام کا چوتھا بنیادی رُکن زکوٰۃ ہے۔ یہ لفظ تزکیہ سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں اپنی دولت کو پاک کرنا۔ ایک شخص جائز طور پر اپنی آمد پیدا کرتا ہے۔ اور پھر اُسے خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس طرح وہ اپنی آمد کو پاکیزہ بنا لیتا ہے۔ زکوٰۃ کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ایک خاص شرح فیصد کے ساتھ کسی رقم کی ادائیگی کی جائے بلکہ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ غرباء قانونی طور پر ہماری آمد میں حصہ دار ہیں اور ہماری آمد صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ ان کے لئے بھی ہے۔

(۵) اسلام کا پانچواں بنیادی رُکن حج ہے۔ یعنی ارکانِ حج کی ادائیگی۔ یہ عبادت کی ایک ایسی صورت ہے جس میں حج کرنے والا اپنے آپ کو دنیاوی خواہشات سے منقطع کر لیتا ہے اور کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ یہ عبادت ہمیں اجتماعی فرائض کا سبق دیتی ہے اور وہ یہ کہ ہم ایک عظیم انسانی برادری کے رُکن ہیں اور نہایت واضح طور پر ہمیں باور کراتی ہے کہ ہماری کچھ اجتماعی ذمہ داریاں اور مسائل ہیں۔ اور یہ کہ ہم صرف افراد ہی نہیں اور نہ صرف چھوٹے چھوٹے گروہوں کے رُکن ہیں بلکہ ایک نہایت وسیع انسانی برادری کے ممبر ہیں اور اس برادری کے سلسلہ میں ہم پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں:۔

بالاختصار

میں اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتا ہوں

اور آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ساتھ اس دُعا میں شریک ہوں:۔

اے خدا! میری اس عاجزانہ دعا کو سُن۔ ہر عمر کی احمدی مستورات نے فدائیت کے جذبے کے ساتھ یہ مالی قربانی پیش کی ہے اور تیرے لئے دُنیا کے اس حصہ میں ایک گھر تعمیر کیا ہے تاکہ اس سرزمین میں تیری عزت تیرا جلال اور تیری وحدانیت قائم ہو۔

اے ہمارے محبوب آقا! اپنے خاص فضل سے اس حقیر قربانی کو شرفِ قبولیت بخش اور اپنی قدرت اور طاقت کی تجلیات اور بنی نوع انسان کیلئے محبت سے بھرے ہوئے نشانوں کے ذریعہ اپنے چہرہ کا جلال ظاہر فرما۔

اے خدا! ہماری تضرعات کو سُن اور بنی نوع انسان کے لئے ہم جو رحم کی اپیل کرتے ہیں اسے قبول فرما۔ تُو ہمارے دلوں کے اندرونی راز جانتا ہے تجھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ تُو جانتا ہے کہ ہم اپنے لئے کسی عزت یا عظمت کے خواہاں نہیں ہیں۔ ہم تیری عظمت اور تیری عزت کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے کسی بدلے کی درخواست نہیں کرتے۔ ہم صرف یہی چاہتے ہیں کہ تیرے بندے تجھے پہچاننے لگیں اور تیری حفاظت میں پناہ لیں تاکہ وہ اس غضب سے بچ سکیں جو دُنیا پر نازل ہونے والا ہے اور جس کے متعلق تُو نے ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ گزرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خبر دی تھی۔

اے خدا! ایسے حالات اور ایسی فضا پیدا فرما جو تیرے ان بندوں کو ایٹم اور جوہری توانائی کی ہلاکت آفرینی سے جس کے سائے اُفق پر نمودار ہو چکے ہیں، بچا سکیں۔

اے خدا! ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے مخلص اور سچے فرمانبردار بن سکیں اور تجھ کو عاجزی کے ساتھ ماننے والے ہوں۔ اے خدا! ہماری اولادوں کو ہماری آنے والی نسلوں کو اسلام کا ورثہ پانے کی توفیق دیجیو۔ اور انہیں اپنے پاکباز بندے بنائیو۔ اور ہمیں ایسی دعائیں کرنے کی توفیق دے جنہیں تیری طرف سے شرفِ قبولیت حاصل ہو سکے اور اپنے بھرپور احسان، رحم، اور عفو کے ساتھ ہمارے دلوں پر نزول فرما۔

اے خدا! اس مسجد کو بابرکت فرما اور اسے مخلصانہ عبادت اور بے لوث خدمت کا مرکز بنا۔ خدا کرے کہ تمام وہ لوگ جو اس مسجد سے تعلق رکھنے والے ہوں تمام بنی نوع انسان کی خدمت بجا لائیں۔ سب سے ہمدردی کا سلوک کریں۔ سب کی خیر خواہی کے جذبہ سے معمور ہوں۔ اور سب سے برادرانہ اور مخلصانہ تعلقات رکھنے والے ہوں۔ ان سے کسی کو کوئی تکلیف یا ضرر نہ پہنچے۔ نہ ان کے ہاتھوں سے نہ ان کی زبانوں سے نہ ہی کسی اور طریق سے۔ اے خدا ان کے دلوں کی تاریکی کو دُور فرما اور ان سے پھوٹ نکلنے والی روشنی سے ساری دُنیا کو منوّر کر دے۔

اے ہمارے آقا اور ہمارے رب! اپنے اس گھر کو امن اور حفاظت کا گھر بنا دے۔ اس میں نماز ادا کرنے والوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ غلط فہمیوں اور شرارتوں کے بادلوں کو اس دُنیا سے چھانٹ کر رکھ دیں۔ اے خدا ایسا کر کہ تمام انسان ایک دفعہ پھر آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ اور ایسا ہو کہ تمام بنی نوع انسان تیری حفظ و امان کے خوشگوار سایہ کے نیچے پناہ لیں اور تیرا نور ہر دل میں چمکے اور سب دل تیرے محبوب اور انسانیت کے محسنِ اعظم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے لبریز ہو جائیں۔

اے ہمارے آقا اور ہمارے رب! ہم کمزور ہیں لیکن تُو قادر ہے اور ہر طاقت وقدرت کا منبع ہے۔ اے خدا! اے دونوں جہانوں کے مالک! اپنا چہرہ ظاہر فرما اور ہمیں اپنی قدرت کا معجزہ دکھا اور حقیر کوششوں میں برکت ڈال تاہم اس مقصد کو حاصل کر سکیں جو تُو نے خود ہی ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔

(والذمنی ۱۱ر اگست ۱۹۶۷ء)

سفر یورپ

"حضرت امام جماعت احمدیہ ایک باوقار اور بہت پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں"

"آپ ایک دل موہ لینے والی شخصیت ہیں جس سے عرفان نیکی اور رواداری کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں"

زیورک کے اخبارات میں حضور ایدہ اللہ کا پُرعظمت تفصیلی ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ دورۂ یورپ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۰ جولائی کو فرینکفورٹ سے زیورک پہنچے تھے اسی روز حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی اور ۱۱ جولائی کو ظہرانہ دیا گیا۔ ہر دو تقاریب میں اسلامی ملکوں نیز افریشیائی اور افریقی ملکوں کی بعض معروف ہستیوں، متعدد ممالک کے سفیروں اور سوئٹزرلینڈ کی نامور شخصیتوں نے شرکت کی۔ حضور کی تشریف آوری اور مصروفیات کی خبر زیورک کے قریباً سب ہی روزناموں میں شائع ہوئی۔

— (۱) —

"NEU- ZURICHER ZEITUNG" نامی اخبار جس نے اپنی ۱۲ جولائی کے شمارہ میں حضور کی تشریف آوری اور تقاریر کی رپورٹ پر مشتمل تفصیلی نوٹ شائع کیا۔ نہ صرف سوئٹزرلینڈ کا مؤقر ترین روزنامہ ہے بلکہ دنیا کے چوٹی کے چند روزناموں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا نمائندہ بھی حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی تقاریب میں شریک تھا وہ حضور ایدہ اللہ کی بلند پایہ شخصیت اور حضور کے ارشادات سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اس امر کے باوجود کہ اس کے اخبار کا رویہ بالعموم اسلام کے حق میں زیادہ موافقانہ نہیں ہے بہت تفصیلی نوٹ لکھا۔ اخبار مذکور کے نوٹ کا ترجمہ جو مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ امام "مسجد محمود" زیورک نے ارسال فرمایا ہے درج ذیل ہے۔ اخبار مذکور

"(۱) مسجد احمدیہ میں معزز مہمان"

"(۲) جماعت احمدیہ کے امام کا زیورک میں ورود"

کے دوہرے عنوانات کے تحت رقمطراز ہے:-

"زیورک کا احمدیہ مشن کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آج سے چار سال قبل جب فورخ روڈ پر بالگرسیٹ گرجا کے بالمقابل "مسجد محمود" کا افتتاح عمل میں آیا تو مشن ہذا کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ اس مسجد کے دروازے نہ صرف جماعت احمدیہ کے پیروؤں کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔

یہ ایک نہایت پُرمسرت موقعہ تھا جبکہ سلسلہ احمدیہ کے روحانی پیشوا جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے افراد کو شرف زیارت بخشنے یہاں تشریف لائے۔ اس دینی جماعت کے امام جن کا مرکز پاکستان میں ہے جو ایک سلجھا ہوا اسلام پیش کرتی ہے اور جو یورپ میں بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہے مورخہ ۱۰ جولائی بروز سوموار فرینکفورٹ سے کلوٹن کے ہوائی اڈہ پر وارد ہوئے۔ اسی شام مسجد زیورک میں آپ کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور اس سے اگلے روز (۱۱ جولائی بروز منگل) جماعت احمدیہ کی اس بلند ترین روحانی شخصیت کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ دعوت طعام کے بعد جو مشرقی طرز کے نفیس اور لذیذ کھانوں پر مشتمل تھی جماعت احمدیہ کی اس بلند ترین روحانی شخصیت نے پریس کے سراپا اشتیاق نمائندگان کو شرف گفتگو بخشا اور انہیں اسلام اور جماعت کے متعلق معلومات سے نوازا اس تقریب کا امتیاز صرف یہی نہیں تھا کہ اس میں مشرقی رنگ میں رنگے ہوئے متعدد ممالک کے معززین ایک جگہ جمع تھے بلکہ اس میں متعدد ایشیائی افریقی اور یورپی ملکوں کے سفارتی نمائندے اور دیگر سربرآوردہ معززات بھی موجود تھے۔ چنانچہ اس تقریب میں اکثر عرب ممالک ایران ترکی نیز افریقہ اور ایشیا کے اسلامی یا اسلام سے متاثر ملکوں کے معززین آئے ہوئے تھے علاوہ ازیں نائیجیریا اور ترکی کے سفیر، گھانا اور ایران کے سفارت خانوں کے سربراہ، بعض یورپین ممالک کے قونصل جنرل، عراق کے ایک سابق وزیر اعظم اور البانیہ کے شاہی خاندان کے بعض افراد بھی اس میں شریک تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ زیورک کی مسجد محمود کے امام اور زیورک مشن کے سربراہ جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ابتدا میں جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد کا تعارف کرایا۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلیفۂ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد ایک باوقار اور بے حد اثر انداز ہونے والی پُرکشش شخصیت ہیں۔ آپ کا چہرہ سفید ریش سے مزین ہے، آپ پاکستانی طرز کا بند گلے والا لمبا کوٹ اور سفید عمامہ پہنے ہوئے تھے عمامہ میں کلاہ نظر آرہا تھا۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور اور آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان میں بہت وسیع پیمانے پر تعلیم حاصل کی ہے۔ آپ کو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے مقرر کردہ نمائندگان نے ۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ کا خلیفہ منتخب کیا۔ آپ نے سلجھے ہوئے انداز اور میٹھی زبان میں واضح فرمایا کہ دور حاضر میں اسلام کا کیا کردار ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ آپ جس مذہب کے پیرو ہیں وہ حقیقی اسلام امن کا حامی اور رواداری کا علمبردار ہے۔ اور یہ انسانی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اسلام نے سیاست کے میدان میں بھی عدل و انصاف کو ہی بنیادی اصل قرار دیا ہے آپ نے دنیا میں غذائی بحران کے پیدا ہونے پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپ نے یہ سب ارشادات ایک خطاب کی شکل میں بڑی شوکت اردو میں فرمائے جن کا ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ کیا جاتا رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اردو زبان میں خطاب کے علاوہ استقبالیہ تقریب میں بہ نفس نفیس شرکت کرنے والے مہمانوں کے سوالات کے جواب دیتے رہے اور آپ نے فصیح و بلیغ انگریزی میں گفتگو فرماتے رہے۔

احمدیت اسلام کی ایک اصلاحی تحریک ہے۔ اس کا نصب العین دنیا کو قرآن کی حقیقی اور اصل تعلیم کی طرف واپس لانا ہے اور دین کو گذشتہ صدیوں کی بدعات اور غیر یقینی روایات سے پاک کرنا ہے۔ عیسائیت کے بارہ میں احمدیت کا نقطۂ نظر وہی ہے جو ابتدا سے اسلام کا ہے۔ یعنی یہ کہ مسیح ان انبیاء میں سے ایک تھے جو دنیا کو انذار کرنے اور اسے بیدار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً مبعوث کئے گئے ہندوستان میں گوتم بدھ اور ایران میں زرتشت اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشرو تھے جس طرح مسیح فلسطین میں آپ کے پیشرو کے طور پر مبعوث ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا تعلق لاہور (اصل میں گورداسپور لکھنا چاہیئے تھا۔ مترجم) سے

ایک گڑھ سے تھا۔ اکثر پیشوایان مذہب کی طرح آپ کو اپنی بعثت کا حکم رویاء و کشوف کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اس حکم کے تحت آپ نے مسیحیت کا مقابلہ جاری رکھا۔ اس برصغیر میں جہاں مسیحی ممالک کی فوجوں اور پادریوں کی مدد سے نو آبادیاں قائم کی تھیں اور مسیحیت کا پرچار کیا گیا۔ آپ کی طرف سے مسیحیت کا یہ مقابلہ تعجب انگیز نہیں۔ آپ نے اپنی تصانیف میں اپنے آپ کو مسیح قرار دیا جسے خدا نے اس لئے مبعوث کیا کہ تا وہ دلائل اور روحانی اصلاح کے ذریعہ اس صلیب کو توڑے جس نے مسیح کو توڑا تھا (نمائندہ اخبار کی درخواست پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کا اصل حوالہ نکال کر دکھایا)

جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز اس وقت دنیا کے تینتیس ۳۳ ملکوں میں قائم ہیں۔ اس جماعت کو افریقہ میں بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے صرف مغربی افریقہ میں ہی اس کے مختلف درجوں کے پچاس سکول ہیں۔ کچھ عرصہ سے شفاخانے اور ڈسپنسریاں بھی ایسے مقامات پر یہ جماعت کھول رہی ہے۔ جہاں ان کی بہت ضرورت ہے

نائیجیریا کے سفیر ہز ایکسی لینسی سموئے ڈیڈے کونو نے جو خود مکہ معظمہ میں فریضہ حج ادا کر چکے ہیں اور "الحاجی" کہلاتے ہیں اس امر پر زور دیا کہ نائیجیریا میں جماعت احمدیہ تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاحات کے میدان میں دیگر دینی تحریکات کی نسبت بہت پیش پیش ہے۔

سوئس پارلیمنٹ کے رکن مسٹر کارل کیمرلر نے جو سوئٹزرلینڈ میں ترکوں کی مجلس کے صدر ہیں اس امر کو سراہا کہ یہ تقریب رواداری کی آئینہ دار ہے اور اس میں تمام مذاہب کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس تقریب میں بلند پایہ مستشرق اور زیورک یونیورسٹی کے ریکٹر ڈاکٹر ایڈورڈ شوائزر بھی موجود تھے۔ ان کی رائے میں رواداری کا یہ نمونہ انسانی معاشرہ میں باہم روز افزوں گہرے روابط اور تعلقات کی ایک خوشکن علامت ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے سیاسی روحانی اور مذہبی شعور کے احساس برتری اور تفوق کے رجحانات سے دستبردار ہو جانے کی ضرورت ہے بنی نوع انسانی کے اندر باہمی اعتماد کی فضا پیدا کر سکیں" جس کے بغیر امن کا قیام ناممکن ہے

یونین بنک سوئٹزرلینڈ کے ڈائریکٹر ارنسٹ جی رینک (ERNST G. RENK) نے حکومت ڈنمارک کے آنریری قونصل کی حیثیت سے معزز امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنی حکومت کی طرف سے خوش آمدید کا پیغام پیش کیا۔ یاد رہے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد ۲۱ جولائی کو ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں جماعت احمدیہ کی چھٹی یورپی مسجد کا افتتاح فرما رہے ہیں۔

(NEU ZIURC ZEITUNG ، JULY 1967)

(۲)

روزنامہ ٹاگس انسائگر کا نوٹ

زیورک سے شائع ہونے والا سوئٹزرلینڈ کا روزنامہ "ٹاگس انسائیگر" ایک قومی روزنامہ کی حیثیت رکھتا ہے اور مجلہ روزناموں میں سب سے زیادہ کثیر الاشاعت ہے اس نے ۱۲ جولائی کی اشاعت میں اُس استقبالیہ تقریب کی رپورٹ شائع کی ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں مورخہ ۱۰ جولائی کی شام کو منعقد کی گئی تھی اس رپورٹ کے ساتھ اخبار مذکور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فوٹو بھی شائع کیا ہے جو گیارہ جولائی کو حضور کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانہ کے موقعہ پر لیا گیا تھا۔ فوٹو میں حضور اقدس کے ہمراہ نائیجیریا کے سفیر ہز ایکسی لینسی الحاج سموئے ڈیڈے کونو سفیر جمہوریہ ترکی ہز ایکسی لینسی نجم الدین تنجلی اور سابق وزیر عراق ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی نظر آ رہے ہیں۔

اخبار مذکور کے نوٹ کا ترجمہ جو زیورک سے مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ارسال فرمایا ہے۔ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ اخبار نے اپنا نوٹ" اسلام کی بلند پایہ قابل تعظیم شخصیت زیورک میں" کے زیر عنوان شائع کیا۔ اس عنوان کے تحت وہ رقمطراز ہے:۔

"اسلام کی بلند پایہ قابلِ تعظیم شخصیت زیورک میں"

"اسلامی دنیا کی بلند پایہ اور قابلِ تعظیم شخصیت یعنی حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ بروز دو شنبہ قبل دوپہر فرینکفورٹ سے زیورک کی "مسجد محمود" واقع فورخ روڈ میں تشریف لائے۔ اسلام کے مختلف یورپین مراکز کا دورہ کرتے ہوئے دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ (جس کا مرکز پاکستان میں ہے) کے امام حضرت مرزا ناصر احمد نے ہمارے شہر میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ آپ یہاں سے ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں سے ہمبرگ ہوتے ہوئے آپ کوپن ہیگن پہنچیں گے جہاں آپ ۲۱ جولائی کو یورپ کی پانچویں مسجد کا افتتاح فرمائیں گے یہ مساجد مغربی یورپ میں گزشتہ بارہ سال میں تعمیر ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے امام جن کی عمر اب اٹھاون سال ہے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو امام جماعت منتخب ہوئے آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں آپ نے اپنے وطن کی اعلیٰ درسگاہوں نیز آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔

امام حضرت مرزا ناصر احمد ایک دل موہ لینے والی شخصیت ہیں۔ جس سے عرفان نیکی اور رواداری کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ عرفان نیکی اور رواداری ہی وہ نصب العین ہے۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ زیورک سرگرم عمل ہے۔

زیورک مشن کا ۱۹۴۸ء میں قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۶۳ء میں ہماری حکومت کے ہمدردانہ تعاون کے باعث فورخ روڈ پر مسجد معرض وجود میں آئی جو اب وسطی یورپ میں حیات اسلامی کے اہم مرکز کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اسلامی تہواروں کے موقع پر فورخ روڈ پر پانچ صد مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے جو دور دور سے زیورک آتے ہیں جن میں سے ایک معتدبہ ترکوں کا ہوتا ہے۔ جو ہمارے ملک میں کام کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ گو یہ عموماً جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے لیکن اس مقام سے انہیں ایسی برادرانہ اخوت اور تعاون حاصل ہوتا ہے جو اس نئے ماحول میں ان اجنبیوں کو حاصل ہونا نہایت ضروری ہے۔ بہت سے اہل یورپ بھی ان مواقع پر اس غیر متعصب آزاد۔ اور قدیم اسلامی سیرت کے ساتھ ربط قائم کر کے حقیقی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ یہ خصوصیت رکھتی ہے کہ یہ صحیح اسلامی تصورات کی علمبردار ہے اس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے رکھی۔ جن کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ اور جنہیں ان کے پیرو مہدی موعود یقین کرتے ہیں۔ دیگر خدمات کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی ایک اہم خدمت یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کے مستند تراجم شائع کئے۔ ان تراجم نے خصوصاً مغربی دنیا میں اسلامی فکر کا جو قاہرہ کے انداز فکر سے ممتاز ہے بہتر تصور پیدا کیا ہے۔

امام حضرت مرزا ناصر احمد نے ایک غیر رسمی مجلس استقبالیہ میں جس میں مسجد سے تعلق رکھنے والے اور دیگر احباب مدعو تھے اس امر پر زور دیا کہ اسلام اپنے اصل کے لحاظ سے امن کا مذہب ہے اور ان کے پیروؤں کو صرف اور صرف اپنے قومی اور مذہبی دفاع کے لئے ہتھیار اُٹھانے کی اجازت ہے آپ کا یہ ارشاد بہت دلچسپ تھا کہ "ہولی وار" کا ترجمہ اسلام میں لغوی طور پر موجود نہیں۔ قرآن نے جو اصطلاح استعمال کی ہے۔ وہ "جہاد" ہے جس کا مطلب انتہائی کوشش ہے جو انسان دعا اور تدبیر کے ذریعہ ایک مقصد کے حصول کے لئے کرتا ہے یہ کوشش روحانی و مادی دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح آپ، صبر سے یہاں ۔ ایک گھنٹہ سے بیٹھے باتیں سن رہے ہیں۔ آپ نے بھی گویا ایک قسم کا جہاد کیا ہے"۔

(آخر میں اخبار مذکور نے اپنی طرف سے توقع کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:۔)

ہم اپنی دنیا کی بہتری کے خیال سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ایسی امن پسند قوتوں کی آواز جہاں بھی بلند ہو سنی جائے گی"۔

(روزنامہ ٹاگس انسائیگر زیورک مورخہ ۱۲ جولائی ۶۷ء)

کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی حضرت ناظر دعوت و تبلیغ قادیان دار الامان کی زیر ہدایت کشمیر کے دورہ کے لئے تبلیغی تربیتی کا ایک وفد تیار کیا گیا۔ اس وفد کے امیر مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی ہیں اور نائب امیر مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی ہیں۔ مکرم مولوی کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور خاکسار اس وفد کے ممبر ہیں۔

اجتماعی دعا حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تحریک کے مطابق ۱۳ر جولائی ساڑھے گیارہ بجے دن مسجد اقصیٰ میں وفد کی روانگی کے موقعہ پر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ تبلیغی و تربیتی وفد درویشان کرام کی مخصوص دعائیں لے کر عازم کشمیر ہوا۔ رات ساڑھے سات بجے ہم لوگ جموں پہنچ گئے۔ صوبہ جموں کے پراونشل امیر جناب محمد یوسف صاحب اور دیگر احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ مکرم محمد صدیق صاحب فانی بھی رخصت پر جموں ہی میں مقیم تھے۔ آپ سے بھی ملاقات ہوگئی۔ ہم لوگوں کا قیام مسجد احمدیہ میں رہا۔ یکم اگست بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن کریم کی آیت الا بذکر اللہ تطمئن القلوب پر درس دیا۔ بعض پر مناسب سیٹیں نہ ملنے کی وجہ سے یکم اگست کو جموں میں ہی قیام کرنا پڑا۔ اور اسی روز قادیان سے مدرسہ اور جامعۃ احمدیہ کے طلبہ کا [illegible] افراد پر مشتمل ایک وفد پہنچ گیا۔ جو وقف عارضی کے تحت جموں میں اپنی تبلیغی جدوجہد جاری کرے گا۔ ۲ر اگست کو ساڑھے آٹھ بجے رات سرینگر پہنچ گئے۔ مکرم بابو تاج دین صاحب پراونشل امیر اور مکرم شیخ عبد السلام صاحب انجینئر بس سٹینڈ پر موجود تھے۔ احباب سے ملاقات ہوئی اور یہ وفد محترم پراونشل امیر صاحب کے دولتکدہ پر مقیم ہوا۔ بسوں کے اڈہ پر اگرچہ محترم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر اور دوسرے احباب جماعت وفد کی انتظار کرتے رہے۔ لیکن ہماری بس لیٹ ہو جانے کی وجہ سے یہ لوگ ایک غلط فہمی کی بناء پر واپس چلے گئے تھے۔ علی الصبح مکرم شیخ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اور ضروری امور پر غور و فکر کرنے اور کھانے کے بعد ہم لوگ شورت اور کنی پورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

کنی پورہ شورت برلب سڑک واقع ہے اور کنی پورہ سڑک سے کچھ ہٹ کر آباد ہے۔ ہم لوگ تین بجے شام ۳ر اگست شورت پہنچ گئے۔ احباب جماعت منتظر کھڑے تھے جنہوں نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ شورت کی عیدگاہ بھی برلب سڑک واقع ہے۔ آج کا پروگرام چونکہ کنی پورہ کے لئے تھا اس لئے عیدگاہ میں ہی کچھ دیر قیام کیا اور چائے نوش کی اور بعدہٗ پیدل کنی پورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک فرلانگ کے فاصلہ پر سڑک پر ہی وفد کے استقبال کا اہتمام کیا گیا تھا کنی پورہ کی پوری کی پوری بستی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے۔ بوڑھے بچے اور نوجوان احباب جماعت نے پرجوش خیر مقدم کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک بوس نعرے لگائے اور بزرگان سلسلہ کی نظمیں بچوں نے خوش الحانی سے پڑھیں اراکین وفد کے گلے میں پھولوں کے گجرے ڈالے اور یہ عظیم الشان جلوس بستی کے بیچوں بیچ ہوتا ہوا ایک وسیع میدان میں پہنچ گیا جو کنی پورہ کی عیدگاہ ہے۔ اور یہیں جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا گیا تھا۔ خوشنما نمائشی دروازوں اور قطعات سے گذرگاہ کو مزین کیا گیا تھا۔

برادرم شیخ حمید اللہ سرینگر سے ہی وفد میں شامل ہو گئے تھے۔ شورت پہنچنے پر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ کنی پورہ سے بھی ملاقات ہوگئی۔ جلسہ بعد نماز مغرب وعشاء حضرت مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مبارک احمد صاحب ظفر پراونشل آڈیٹر نے کی۔ بعدہٗ کلام محمودؓ سے مکرم عبد الخالق نے خوش الحانی سے نظم سنائی مولانا سمیع اللہ صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی احکام بڑوں اور بچوں کے لئے" کے عنوان پر تقریر شروع کی۔ آپ نے ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما کی آیت سے استدلال کرتے ہوئے بچوں اور مستورات کی تربیت کے متعدد پہلو بیان فرمائے اور بتایا کہ ہمیں بچوں کی تربیت کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ نیک اولاد والدین کے لئے موت کے بعد دعائیں کرتی رہے اور اس طرح نیک اولاد مرنے کے لئے صدقہ جاریہ کے حکم میں ہو۔

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے احمدیت اور اس کے نظام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مسئلہ خلافت کی وضاحت کی اور نظام خلافت کے تحت قائم ہونے والی متعدد تنظیموں اور ان تنظیموں کے تحت کامیاب جدوجہد اور اس کے خوش کن نتائج کا تذکرہ کیا۔ آپ نے نظام جماعت کی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔

خاکسار کی تقریر کا موضوع "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" تھا جس کے تحت خاکسار نے زندہ خدا زندہ کتاب اور زندہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی وضاحت کی۔ اور اس کے ضمن میں وفات مسیح قرآن کریم کی آیات کے نسخ کے متعلق غیر احمدیوں کا عقیدہ اور دوسرے اختلافات بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ شیعہ حضرات کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ پڑھتے ہیں سنّی فرقے تو پڑھتے تو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہی ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ لوگ اور کلمے بھی پڑھتے ہیں۔ مثلاً لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ وغیرہ حالانکہ قرآن وحدیث سے کبھی یہ کلمے ثابت نہیں ہیں۔ اور نہ ہی یہودی اور ان کلموں کو جانتے ہیں۔ جناب مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد نے صدارتی تقریر میں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب میرا مہدی مبعوث ہو تو تم اس کے پاس پہنچو۔ اگرچہ برفانی ٹیلوں پر سے رینگ کر تمہیں جانا پڑے تو تم جاؤ اور امام مہدی کو میرا اسلام کہو۔ چنانچہ آج دنیا کی گمراہی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مہدی کے ظہور کا یہی زمانہ ہے۔ خود مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ کتنے مسلمان باقی رہ جاتے ہیں۔ آپ نے اپنے حج بیت اللہ کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا کہ خود وہ معلم جو حج کراتے ہیں ان میں سے اکثر نماز تک کے تارک ہیں۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت نہایت دلنشین انداز میں پیش کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام تھا۔ ہمارے احمدی نوجوان مکرم عبد الرحمٰن صاحب فانی نے نہایت اخلاص کے ساتھ لاؤڈ سپیکر پر پوری پوری ڈیوٹی دی۔ کنی پورہ، شورت اور آسنور کے جلسوں میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام آپ ہی کے سپرد تھا۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب اور دوسرے احمدی احباب نے بھی ان جلسوں کے انعقاد کی اطلاع مضافات میں خوب تشہیر کی۔

کنی پورہ کی جماعت کے صدر مکرم ہیڈ ماسٹر غلام نبی صاحب سفیور ایم۔ اے مکرم مبارک احمد صاحب ظفر پراونشل آڈیٹر مکرم غلام نبی صاحب بٹ سیکرٹری مال اور دیگر احباب نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی کوشش کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

شورت ۴ر اگست کو شورت کی جماعت نے تبلیغی اجلاس رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ہمارا وفد ناشتہ کے بعد [illegible] بجے دن شورت پہنچا۔ یہاں بھی عیدگاہ کے میدان میں اجلاس کا سٹیج سجایا گیا تھا۔ شورت کی جماعت کے احباب، اور اطفال وفد کے استقبال کے لئے جلسہ گاہ کے پاس سڑک پر دو رویہ کھڑے تھے وفد کے پہنچنے پر [illegible] احباب جماعت نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کے الفاظ میں استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار، احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرکشش نعرے

لگائے۔ ممبران وفد کو پھولوں کے گجرے پہنائے گئے۔ مصافحہ ہوا۔ ایسے ہی کنی پورہ میں بھی مصافحہ ہوا تھا۔ اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کے پر زور الفاظ میں استقبال کیا گیا تھا۔ کنی پورہ اور شورت کی جماعتوں نے بستی میں جگہ بہ جگہ گیٹ بنا کر خوشنما پردوں اور پر جذب مذہبی قطعات پیشیوں کر کے بستی کو سجایا تھا۔

شورت کے صدر جماعت مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار اور مکرم عبدالغنی صاحب لون اور مکرم علی محمد صاحب لون .... اور محمد عبداللہ صاحب آہنگر مکرم نذیر احمد صاحب ڈار اور دیگر احباب جماعت نے نہایت اخلاص کے ساتھ جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

پہلا اجلاس جلسہ کی کارروائی محترمی الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نے کی اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ نے نہایت خوش الحانی سے کلام محمود کی ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ صدر محترم نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اور جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر زیر لب قرآنی دعائیں تلاوت کیں۔

پہلی تقریر مکرم مولوی سید محمد شاہ صاحب نے کشمیری زبان میں فرمائی جس میں احمدی اور غیر احمدی کے فرق کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ دوسری تقریر خاکسار نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ جو صفت رحیمیت سے تعلق رکھتے ہیں واقعات کی روشنی میں بیان کئے۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے کلام محمود میں سے ایک نظم سنائی اور پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس نماز جمعہ بھی جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی۔ محترمی مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد نے ایک پُر اثر تبلیغی خطبہ دیا۔ بعد نماز جمعہ دوسرے اجلاس کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مکرم مبارک احمد صاحب نے کی نظم مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب کی تھی۔ آپ نے "جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں" کے موضوع پر ایک پُر اثر تقریر کی۔ اور تفصیل کے ساتھ زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی نہایت کامیاب تبلیغی مساعی کو بیان کیا۔ بعدہٗ مکرم محمد رمضان صاحب بڈر نے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اپنی نہایت مؤثر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان فرمائی "فقد لبثت فیکم عمراً"۔ "لو تقول علینا بعض الاقاویل" اور "فلا یظھر علی غیبہ احداً الا" کی مفصل اور دلنشین تفسیر پیش کرتے ہوئے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں جو اس وقت تک پوری ہو چکی ہیں۔ آپ کی نہایت کامیاب تقریر کے بعد برادرم شیخ عبداللہ صاحب مبلغ سرینگر نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ دور حاضر کی بڑی بڑی مادہ پرست اقوام جس قدر مسائل کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اسی قدر مسائل دن بدن زیادہ الجھتے جا رہے ہیں۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دور حاضر کا نوحؑ اور آدمؑ قرار دیتے ہوئے ثابت کیا کہ آج دنیا کے کونے کونے میں جو بدامنی پیدا ہو رہی ہے اور دن بدن تلخی بڑھ رہی ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دنیا کے زندہ اللہ تعالیٰ کے مامور کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح کر لیں۔ آپ کی دلچسپ تقریر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد نے اجتماعی دعا کرائی اور آخر میں محترم محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دوران جلسہ مقامی جماعت کی طرف سے چائے اور ناشتہ بھی حاضرین کنی پورہ اور شورت کے اجلاسات میں بعض غیر احمدی معززین دلچسپی سے شریک بھی ہوتے رہے اور اجلاس کے بعد تبادلہ خیالات بھی کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔

شورت میں ہمارے وفد کے پہنچنے سے قبل صدر جماعت احمدیہ محترم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل اور مکرم جناب محمد یوسف صاحب ڈار کنی پورہ پہنچ چکے تھے۔ ان حضرات نے بتایا کہ آسنور کے جلسے کی تشہیر دور دور تک کی جا رہی ہے۔ مولانا صاحب موصوف ۴ر اگست کو واپس آسنور تشریف لے گئے۔ البتہ مکرم محمد یوسف صاحب ڈار نہایت اخلاص کے ساتھ آسنور تک وفد کی معیت میں رہے۔ اور آسنور میں بھی ہر طرح تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احمدیت کا آغاز شورت اور کنی پورہ میں بھی احمدیت کا آغاز نہایت ایمان افروز پیرائے میں ہوا۔ سب سے پہلے احمدی یہاں حضرت مولوی قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ شورت کے باشندہ تھے اور کنی پورہ کی مسجد کے امام الصلوٰۃ اور خطیب تھے۔ ایک خواب میں آپ کو براہین احمدیہ پڑھنے کی تحریک ہوئی۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی بذریعہ چٹھی بیعت کر لی جس کے بعد پہلا واقعہ یہ ہوا کہ آپ کو مسجد کے مفوضہ امور سے فارغ کر دیا گیا۔ بعدہٗ آپ کو گھر سے نکال دیا گیا شدید ترین مخالفت شروع ہو گئی۔ آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں حالات لکھ کر درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ حضور کی طرف سے صبر و استقلال کی تلقین کے ساتھ ساتھ حضور نے تحریر فرمایا کہ لوگ کثرت سے احمدیت قبول کریں گے کہ آپ ان سے ملاقات کرتے ہوئے تھک جائیں گے۔ چنانچہ مولوی صاحب کی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کنی پورہ پورے کا پورا اور شورت کا بڑا حصہ احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اور آج نہایت پُر اخلاص اور پُر جوش فردوں کے ساتھ ان بستیوں میں مرکزی نمائندوں کا استقبال کیا جاتا ہے

آسنور ۵ر اگست دس بجے دن ہمارا وفد بذریعہ بس آسنور کے لئے روانہ ہوا۔ پہامہ تک بس پہنچ سکیں۔ اس کے بعد دریا کے پل کی مرمت ہو رہی تھی اس لئے بس پہامہ میں ہی ٹھہر گئی۔ پہامہ میں آسنور اور رشی نگر کے مخلصین موجود تھے رشی نگر کی جماعت احمدیہ نے وفد کی سواری کے لئے سات آٹھ گھوڑے بھجوا دیئے تھے جن پر سوار ہو کر ہم لوگ آسنور کی سرحد پر پہنچ گئے۔ بستی سے کافی دور وفد کے استقبال کا انتظام کیا گیا تھا مولانا عبدالواحد صاحب فاضل صدر جماعت کی زیر قیادت مرکزی وفد کا روائتی نعروں کے درمیان استقبال کیا گیا ممبران وفد کو پھولوں کے گجرے پہنائے گئے۔ اور ایک جلوس کی صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھتے ہوئے ہم لوگ بستی میں داخل ہوئے۔ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر ایک وسیع میدان میں جلسہ منعقد ہوا۔ .... رنگ برنگ جھنڈیوں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اشعار اور خوشنما قطعات سے جلسہ گاہ اور سٹیج کو مزین کیا گیا تھا۔ مکرم سعید احمد صاحب ڈار بی۔ اے پراونشل جنرل سیکرٹری کی زیر قیادت نوجوانوں نے نہایت جدوجہد اور قربانی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ اور وسیع پیمانے پر غیر احمدیوں میں تشہیر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دوستوں کی مساعی کامیاب رہی اور کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست جلسہ میں شریک ہوئے اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

آسنور کشمیر میں احمدیت کا پرانا مرکز ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بستی بھی پوری کی پوری احمدی ہے اور کشمیر کے کسی علاقہ میں جب آسنور کا نام لیا جائے تو لوگ فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ آسنور سے آنے والا ہر شخص احمدی ہوتا ہے۔

اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ٹھیک دو بج کر بیس منٹ پر شروع ہو گئی تلاوت قرآن کریم مکرم سید محمد مبین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے کی نظم مکرم عبدالکریم صاحب رشی نے خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ صدر محترم نے لوائے احمدیت لہرایا۔ آپ کی زیر قیادت حاضرین نے کھڑے ہو کر دعائیں کیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب فاضل نے مؤثر انداز میں (باقی صفحہ [illegible] پر)

کانپور میں کامیاب تبلیغی جلسہ

از مکرم محمد مجیب صاحب سوتیجہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کانپور

کانپور شہر میں محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب کی حالیہ آمد کے موقع پر جماعت احمدیہ کانپور نے یہ فیصلہ کیا کہ تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد کیا جائے۔ کیونکہ پچھلے دنوں کانپور کی فضاء میں کافی تلاطم رہا۔ اور دیوبندی و بریلوی علمائے کرام نے ایک دوسرے کے خلاف سب وشتم اور طعن طشن کا خوب بازار گرم کیا۔ آخری زمانہ کے علماء کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا اسے من و عن پورا کیا۔

چنانچہ مورخہ ۲۰ر جولائی کو بعد نماز عصر جماعت کا ایک تربیتی جلسہ رکھا گیا جس میں مولانا صاحب نے حج کے ایمان افروز واقعات بالتفصیل بیان فرمائے۔ اس مجلس میں جماعت کے مرد و زن کے علاوہ بعض غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ جو بیان کردہ حالات سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ آج ہم نے پہلی مرتبہ تفصیل کے ساتھ اس قسم کے حالات سُنے ہیں ورنہ سینکڑوں حاجی آتے ہیں اور وہ یہ نہیں بتاتے کہ ہم نے وہاں کیا دیکھا نیز یہ کہ حج کیا چیز ہے۔ مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالی

کعبہ کی بنیاد کب رکھی گئی۔ تاریخ کی روشنی میں یہاں کن انبیاء نے آکر حج کیا۔ ارکان حج کیا ہیں۔ صفا اور مروہ کی تفصیل۔ میدان عرفہ مزدلفہ و منیٰ کی تفصیل۔ شیطان کو کنکریاں کس وجہ سے ماری جاتی ہیں اور اس کی حقیقت کیا ہے۔ غار حرا اور غار ثور کا آنکھوں دیکھا حال۔ میدان بدر و میدان اُحد و خندق کا حال وغیرہ وغیرہ

بعد نماز مغرب مولانا موصوف نے مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی اہمیت و ضرورت کو بیان فرمایا۔ اور اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کانپور کے عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

مورخہ ۲۱ر جولائی کو خطبہ جمعہ میں آپ نے مدینہ شریف کے حالات اور حج کے متعلق بالتفصیل حالات کو بیان فرمایا نیز جماعت کو تبلیغ کرنے کی طرف اور اپنا عملی نمونہ بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۲۱ر جولائی کو بعد نماز عشاء ایک پبلک تبلیغی جلسے کا انتظام انجمن احمدیہ ہال میں کیا گیا۔ جلسے کا اعلان بذریعہ لاؤڈ سپیکر شہر میں کیا گیا اور بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت ، نظم کے بعد جو علی الترتیب مولوی محمد اکبر صاحب پونچھی اور محمد حنیف صاحب اکبر پوری نے کی خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ مولانا آج حالات حاضرہ پر تقریر فرماویں گے

مولانا نے اپنی تقریر سورہ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع کی تلاوت کے بعد شروع کی اور بنی اسرائیل کے بارہ میں قرآن مجید اور بائیبل کی پیشگوئیوں کی روشنی میں بتایا کہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی بیشمار نعمتیں ہوئیں لیکن ان کے کفرانِ نعمت اور خدا تعالیٰ سے دور ہونے کے سبب دو دفعہ ہیبت ناک تباہی ان پر آئی۔ ایک بابل کے بنوکد نظر بادشاہ کے ذریعہ سے اور دوسرے ٹیٹس رومی کے ذریعہ سے، ان تباہیوں میں یہود فلسطین سے نکل کر تتر بتر ہو گئے اور ارض فلسطین کو چھوڑ کر جرمن ۔ کینیڈا امریکہ وغیرہ میں یہ لوگ آباد ہو گئے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا کہ ایک دفعہ یہود کو ارض فلسطین میں جمع کیا جائے گا۔ چنانچہ جنگ عظیم کے بعد اس کے آثار شروع ہوئے۔ اگرچہ جنگ عظیم کے دوران برطانیہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ فلسطین کی حکومت عربوں کے سپرد کریں گے لیکن اس وعدے کو ایفا نہ کرتے ہوئے فلسطین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور اس کا وہ حصہ جو نہایت بنجر زمین تھا یہودیوں کے سپرد کر دیا اور یہودیوں نے ہزاروں کی تعداد میں آکر یہاں رہائش شروع کر دی۔ آپ نے بتایا کہ یہ سب کام اللہ تعالےٰ کی منشاء کے ہوئی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا۔ آپ نے اس امر کی طرف بھی مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ اُمتِ محمدیہ بنی اسرائیل کی مثیل ہے۔ اس لئے جو اہم واقعات بنی اسرائیل پر گذرے ہیں ان واقعات کا امت محمدیہ پر بھی گذرنا ضروری ہے چنانچہ آپ نے بتایا کہ جس طرح وہ خطرناک تباہیاں بنی اسرائیل پر آئیں اسی طرح دو خطرناک تباہیاں مسلمانوں کے لئے بھی مقدر تھیں چنانچہ ایک تباہی وہ تھی جو حکومت عباسیہ کے زمانہ میں آئی۔ جبکہ چند دنوں میں لاکھوں مسلمان تہ تیغ کر دیئے گئے۔ بنی اسرائیل پر دوسری تباہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد آئی تھی۔ اور مسلمانوں پر بھی دوسری خطرناک تباہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد آئی۔ یہ چیز بہت ہی قابل غور ہے کہ دوسری مرتبہ یہود کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس وقت سزا ملی جب حضرت مسیح علیہ السلام کو ستایا گیا اور مسلمانوں کو بھی اس وقت سزا ملی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ پیش ہو چکا تھا۔ اور آپ کی تکذیب کی گئی تھی۔

اس موقع پر آپ نے مسلمانوں کو بالخصوص توجہ دلائی کہ یہ حالات بدل سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اپنے اندر تبدیلی کریں اس موقع پر آپ نے کانپور کے ان حالات کی طرف بھی اشارہ کیا جو بریلویوں اور دیوبندیوں کے درمیان پیدا ہو چکے ہیں اور کچھ عرصہ سے ان ہر دو فرقوں کے علماء پبلک جلسوں میں ایک دوسرے کے خلاف سب و شتم اور طعن و تشنیع کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ علماء اس قابل نہیں کہ اُمت کی اصلاح کا عظیم الشان کام سرانجام دے سکیں بلکہ اصلاح امت کا کام وہی وجود کر سکتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اس لئے آپ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ اپنی موجودہ حالت کو بدلنے کے لئے امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن تھام لیں۔ آپ نے علاماتِ زمانہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ دجّال کا ظہور ہو چکا۔ یاجوج ماجوج کی آمد ہو چکی ان قوموں نے اسلام کی بیخ کنی کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ اس موقع پر آپ نے دجال اور یاجوج اور ماجوج کی حقیقت بتاتے ہوئے بیان کیا کہ اب ہر ایک شخص کے سامنے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جن امریکہ اور روس یہی وہ طاقتیں ہیں جن کو رسول پاک کی زبان مبارک سے اور دیگر مقدس کتابوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہی وہ قومیں ہیں جنہوں نے مل کر اسرائیل حکومت قائم کی۔

بالآخر آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کو عرب، واسرائیل کے موجودہ حالات سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے یقیناً اگر مسلمان اپنے کردار میں تبدیلی کریں گے۔ تو خدا تعالےٰ بھی اپنے فعل میں تبدیلی فرمائے گا۔ آپ نے آج سے بیس سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس انتباہ کی طرف توجہ دلائی جب ان قوموں نے مل کر بنی اسرائیل حکومت کو قائم کیا تھا۔ حضور نے اس وقت عربوں کو مشورہ دیا تھا کہ تمہارے لئے دو باتوں پر توجہ دینا ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ باہمی اتحاد پیدا کرو
دوم یہ کہ اپنے کردار میں نمایاں تبدیلی پیدا کرو

اگر عربوں نے حضور کے اس انتباہ پر توجہ کی ہوتی تو آج یہ بُرا وقت نہ دیکھنا پڑتا لیکن اب بھی وقت ہے کیونکہ ارض فلسطین میں مسلمانوں نے بھی دوبارہ دفعہ داخل ہونا ہے اس لئے مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو کھینچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مولانا کی یہ تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی اور نہایت دلچسپی سے سنی گئی چونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اس لئے آواز دور دور تک جا رہی تھی۔ آخر میں حاجی محمد ابراہیم صاحب نے دعا کرائی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ قارئین کرام دعا فرماویں اللہ تعالےٰ اس جلسے کے بہترین نتائج بر آمد فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا (۱) خاکسار کا بی ایس سی سال اول کا، بڑے بھائی بشیر عالم صاحب بی ایس سی فائنل اور شریف عالم صاحب بی اے سال اول کا امتحان ہو رہا ہے نیز چھوٹے بھائی مبارک عالم نے میٹرک سپلیمنٹری امتحان دیا ہے سب کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شمس عالم ابن بابو عاشق حسین خانپور ملکی

(۲) عزیزہ شاہد احمد کے امتحان میٹرک میں ...

مو عزیزان کی کامیابی اور بیکاروں بیکاریوں کے روزگار مل جانے کے لئے مسجد احمدیہ کیپٹل کیلئے زمین حاصل ہونے اور برادرم عبد القدیر صاحب کی مشکلات کے ازالہ کیلئے احباب جماعت دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار منظور احمد از ...

اظہارِ تشکر!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

خدا تعالیٰ اپنی زندہ ہستی کا ثبوت اور قدرت نمائی کا اظہار ہر زمانہ میں فرماتا رہا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے وجود اور قدرت سے نا آشنا لوگ ہدایت حاصل کر سکیں اور ایمان والوں کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہو۔

چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ جو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کے اظہار کا تھا مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۷ء کو وقوع پذیر ہوا۔ یعنی حیدرآباد کے احمدیہ مسلم مشن کی سہ منزلہ عظیم عمارت موسومہ احمدیہ جوبلی ہال جو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ نے اپنی وصیت کی رقم سے تعمیر فرمائی تھی اُس کا مشرقی حصہ اچانک منہدم ہو گیا۔ منہدمہ حصہ رہائشی کوارٹر۔ لیکچر ہال کا مشرقی حصہ اور ایک بڑی دکان پر مشتمل تھا۔ اس دکان کا مالک اس حادثہ میں جانبر نہ ہو سکا۔ یعنی منہدمہ حصہ کا ملبہ اس کے اوپر گر پڑا اور اُسی وقت اس کی موت واقع ہو گئی۔

اس حادثہ میں تیسری منزل پر واقع رہائشی کمرے کا پورا حصہ بیٹھ گیا۔ لیکن اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کی عظیم قدرت کا اظہار اس رنگ میں ہوا کہ اس گرے ہوئے کمرے میں خاکسار کی اہلیہ اور اُن کی گود میں تین ماہ کی بچی تھی۔ صرف اتنا حصہ جس میں وہ کھڑی تھیں گرنے سے محفوظ رہا۔ اور باقی تمام حصہ منہدم ہو گیا۔ اس کمرے کی چھت بھی بجائے کمرے کے وسط میں گرنے کے قدرتی طور پر ٹیڑھی ہو کر دوسری طرف گری۔

خدا تعالیٰ نے اس عظیم قدرت کو دکھانے کے لئے سارا کمرہ اور اس کا تمام سامان گرے ہوئے ملبے میں صرف چند فٹ کا وہی حصہ محفوظ رکھا جس میں میری بیوی اور بچی موجود تھیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ اُسی وقت فوری طور پر فائر بریگیڈ کو فون کیا گیا۔ پندرہ بیس منٹ کے اندر اندر فائر بریگیڈ والے آ گئے۔ انہوں نے اپنی سیڑھی لگا [illegible] پہلے [illegible]

اور اس کے بعد اس کی ماں کو۔

دوسرے دن کے تمام اخبارات میں منہدمہ عمارت کی تصویر کے ساتھ اس واقعہ کی خبر آ گئی۔ اور ان تمام اخبارات میں خاص طور پر میری اہلیہ اور بچی کے غیر معمولی طور پر بچنے کو خدا تعالیٰ کی قدرت اور معجزہ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا۔ روزنامہ [illegible] (حیدرآباد) نے اس خبر کی سُرخی ہی یہ دی کہ اس حادثہ میں ایک ماں اور بچہ معجزانی طور پر بچ گئے۔

خاکسار کو احمدیوں کے علاوہ تمام ملنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی مبارکباد دیتے ہوئے یہی الفاظ کہتے رہے کہ آپ کی بیوی اور بچہ کا بچنا خدا تعالیٰ کے ایک کرشمہ اور معجزہ سے کم نہیں۔

میری اہلیہ بیان کر رہی تھیں کہ میں اُس وقت بالکل بے سہارا تھی۔ ہاتھ لگا کر کھڑی ہونے کے لئے بھی کوئی آسرا نہ تھا۔ جب ہوا کا جھونکا آتا تھا تو میں سمجھتی تھی کہ میں اب بچہ سمیت نیچے گر جانے والی ہوں۔ بالکل نیچے ہزاروں آدمیوں کو دیکھ کر بھی بہت ہیبت ہو رہی تھی تاہم خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایک غیر معمولی قوت پیدا کر دی تھی اور مجھے یقین تھا کہ میں ضرور بچ جاؤں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس غیر معمولی حالت سے بچنا جبکہ بچنے کا بظاہر کوئی ذریعہ اور اُمید نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کی عظیم قدرت کا ہی اظہار ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے کہ:

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ (کہ بعض اوقات) تم آگ کے بہت بڑے گڑھے کے کنارے پر کھڑے رہ جاتے ہو اور اُس گڑھے میں گر جانے کے سوا تمہارے لئے کوئی چارہ نہ تھا ایسی صورت میں خدا تعالیٰ نے تمہیں غیر معمولی طور پر بچایا ہے وہ اسی قسم کی قدرت نمائی کا اظہار محض اس لئے کرتا ہے کہ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ وہ اپنی ہستی اور زندگی کے نشانات دکھائے اور اس طرح تم ہدایت حاصل کر سکو۔

چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ یہاں بھی پیش آیا۔ خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان احسان پر خاکسار ساری عمر اُس کے آستانہ پر سجدہ میں گر پڑے تو بھی اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے احباب و خواتین نے جس والہانہ محبت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور خاص طور پر نوجوانوں نے جس جانفشانی اور خدمتِ خلق کا بے نظیر جذبہ دکھایا ہے۔ اور دن رات منہدمہ عمارت کا ملبہ اُٹھانے اور سامان منتقل کرنے اور اس طرح دیگر امور کی سرانجام دہی کرتے ہوئے بے لوث خدمات بجا لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اُن کے ایمان خلوص اور باہم محبت و اخوت میں ازدیاد اور برکت ڈالے۔

ان تمام احباب و خواتین کی خدمت میں خاکسار نہایت محبت بھرا اور دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔

خاص طور پر سیدی المحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ کا میں بہت ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے میرے ساتھ ہر قسم کی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا بھی میں بہت ممنون ہوں کہ خاکسار کے لئے اور اہل و عیال کے لئے رہائش کا متبادل انتظام فرمایا۔ یعنی اپنے مکان کے ایک حصہ کو ہمارے لئے خالی کرا دیا۔ اور ہر قسم کی سہولت کا انتظام فرمایا۔ میں اُن کا بھی اور دیگر تمام احباب کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اسی طرح جن مبلغین کرام اور قادیان کے درویشان کرام اور دیگر مرکزی عہدیدار حضرات اور دیگر جماعتوں کے احباب نے خاکسار کے نام ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکبادی کے خطوط لکھے ہیں اُن سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جس میں اُس کی رضامندی حاصل ہو۔ آمین۔

احباب کی خدمت میں یہ درخواست دعا ہے کہ اس عمارت کے گر جانے کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے خدا تعالیٰ اُس کے ازالہ کا بھی جلد ہی سامان پیدا فرمائے۔ اور اس سلسلہ میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۶۷ء بروز اتوار بمقام مونگھیر صوبہ بہار میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزم صدیق احمد صاحب امینی ابن مولوی شریف احمد صاحب امینی مقیم کلکتہ کا نکاح عزیزہ شمیمہ بیگم دختر جناب قمر الہدیٰ صاحب مرحوم ساکن مونگھیر سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔

۲۔ عزیزم شمیم الہدیٰ صاحب ابن جناب قمر الہدیٰ صاحب مرحوم ساکن مونگھیر کا نکاح عزیزہ نفاذنہ بیگم بنت مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ مقیم کلکتہ سے بعوض ایک ہزار حق مہر پڑھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ اور دونوں خاندانوں کے تعلقات مضبوط و خوشگوار ہوں۔

خاکسار محمد نور عالم احمدی بنگوری (؟) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ

۳۔ مکرم فضل احمد صاحب ابن مکرم عبد القادر صاحب یادگیر کا نکاح محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت عبد المجید صاحب مرحوم یادگیر سے مورخہ ۸ر اگست ۶۷ء کو یادگیر میں ساتسو پچیس روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

اس خوشی میں مکرم عبد القادر صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر بھجوا دیئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کنندہ کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع دی جائے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۷۲ میں شکیلہ اختر زوجہ پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر جولائی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- زرعی زمین چار بیگھہ جو مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے ملی ہے۔ موضع ۔۔۔ ضلع مونگھیر میں ہے۔ اس کی موجودہ قیمت اندازاً سات ہزار روپیہ ہے۔

۲- زرعی زمین قریباً پونے دو بیگھہ جو مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے ملی ہے موضع اروَل ضلع گیا میں ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے

۳- حق مہر پانچ ہزار روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ پچاس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اور اندازاً تین سو روپیہ سالانہ مجھے اپنے افسانوں اور ریڈیو ٹاک سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زرعی زمین سے مجھے سات سو روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے میں اپنی مذکورہ بالا تمام آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ بقلم خود شکیلہ اختر (شکیلہ اختر موصیہ ۶/۷/۶۷)

گواہ شد	گواہ شد
سید اختر احمد اورینوی	شاہ شکیل احمد پروفیسر شاہ شکیل احمد
پروفیسر سید اختر احمد اورینوی	صدر شعبہ اردو۔ گیا یونیورسٹی
صدر شعبہ اردو۔ پٹنہ یونیورسٹی	گیا۔ بہار ۹/۷/۶۷
پٹنہ بہار ۶/۷/۶۷	

وصیت نمبر ۱۳۶۷۴ میں زینہ بیگم زوجہ غلام محمد لون قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۴۲ء ساکن کاٹھ پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے نہ ہی کوئی زیور سونا چاندی ہے میرا حق مہر ۱۵۰/- روپے ہے اور مجھے اپنے بیٹے سے ماہوار جیب خرچ مبلغ بیس روپے ملتے ہیں۔ میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی میرا حق مہر میرے شوہر کے ذمہ ہے۔

الامۃ زینہ (زینہ بیگم زوجہ غلام محمد لون)

گواہ شد :- غلام محمد لون (شوہر زینہ بیگم)

گواہ شد عبد الرحمٰن فیاض موصی نمبر ۱۲۱۶۵

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۷ء

وصیت نمبر ۱۳۶۶۲ میں انوارہ بیگم زوجہ شیخ روشن علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری بعمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن BEHALA BASUDADPUR ۱/۱۰ ڈاکخانہ BEHALA ضلع ۲۴ پرگنہ CAL. 34 صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ بذمہ شوہر ہیں زیورات بالفعل ۳۰۰/- روپے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایک ہار جس کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہے

کانٹے ایک جوڑا ۱۰۰/- روپے کل میزان ۳۰۰/- روپے

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ اور اس کی باقاعدہ مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ

بحرف بنگالی انوارا بیگم ۲۷/۳/۶۵

گواہ شد عبد الرحمٰن لی تی مبلغ سلسلہ گواہ شد۔ روشن علی

احمدیہ ۲۷/۳/۶۵ 1/1 Basudab Pur Rd.

CAL-34 BEHALA 27/3/65

وصیت نمبر ۱۳۶۷۳ میں غلام محمد لون ولد مولوی غلام احمد لون صاحب قوم مسلمان پیشہ زمینداری ملازمت عمر تخمیناً پچپن ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسنور کاٹھ پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے جس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ میری وفات پر جو بھی مزید جائیداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حصہ دار ہوگی

مجھے کو اپریشن سے بھی ماہوار ایک سو دس روپیہ بطور تنخواہ ملتے ہیں۔ جن میں بطور آنریری کام کرتا ہوں اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں بھی چندہ وصیت ۱/۱۰ ادا کرتا رہوں گا۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہے

۱- زمین آبی ۱۲ کنال قیمت	۳,۶۰۰	روپے
۲- ” خشکی ۴۲ کنال ”	۲,۴۰۰	”
۳- مکان و کوٹھار پرانا ”	۸۰۰	”
۴- درخت ہائے وغیرہ	۵۰۰	”
۵- متفرق جائیداد	۱۰۰۰	”
	۸,۳۰۰	روپے

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ آٹھ ہزار تین سو روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

العبد غلام محمد لون ولد مولوی غلام احمد لون ساکن آسنور تیم کاٹھ پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر ۱۰/۷/۶۷

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن فیاض ابن غلام محمد صاحب لون موصی نمبر ۱۲۱۶۵

گواہ شد V. KATHPURA P/O YARIPURA (KASHMIR)

A. Hamid Ajiz Nazir Bait-ul-Mall S.A.A Qadian

کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ ۹)

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اسی سلسلہ کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے واقعات بیان کئے۔ بعدہٗ مکرم ۔۔۔ صاحب ڈار نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نائب امیر وفد نے اسلام اور کمیونزم کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر پیش کی۔ . . .

. . . .

. . . .

تقریر ۔۔۔ اور اسی سلسلہ میں آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ پیش کیا۔ تقریر کے بعد نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے لئے اجلاس برخاست ہوگیا۔

دوسرا اجلاس کی کارروائی مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب نائب امیر وفد کی زیر صدارت ٹھیک پانچ بجے شام شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کی۔ مکرم سعید احمد صاحب ڈار پراونشل جنرل سیکرٹری نے خوش الحانی سے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد نے نہایت اثر انگیز پیرایہ میں اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ سیرت النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے غار حرا، فاو محمود، مقام ۔۔۔ وغیرہ

(باقی آئندہ ۔۔۔)

مرمین سٹرفین کے چشمہ ہدایت مواقع کو علا کرنہایت مؤثر طور پر پیش کیا۔ غیر احمدی مسلمان اور غیر مسلم حضرات کثیر تعداد میں جمع تھے۔ اس لئے آپ نے از روئے ہندو مذہب بھی اسلام اور احمدیت کی صداقت پیش کی آپ کی تقریر نہایت دلچسپی کے ساتھ سنی گئی اور غیروں نے بھی آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ وقت بہت زیادہ ہو چکا تھا اس لئے خاکسار کی تقریر آخری نہ ہو سکی۔ بالآخر مکرم غلام نبی صاحب نے نظم پڑھی اور مکرم سعید احمد صاحب ڈار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعدہٗ دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ دوران اجلاس میں حاضرین کی ناشتہ اور چائے سے تواضع کی گئی

بعد نماز مغرب و عشاء مولانا عبدالواحد صاحب کی زیر صدارت۔ مسجد احمدیہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد یوسف صاحب ڈار نے کی۔ اور نظم مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ نے کلام محمود میں سے نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھی

آخر میں خاکسار نے ایک تربیتی تقریر کی۔ جس میں مالی قربانیوں کی اہمیت و ضرورت بتائی۔ اور وفد کے موجودہ پروگرام کی تفصیل بتائی۔ لبعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اجلاس کے بعد اراکین وفد کے تبلیغی و تربیتی حلقے تقسیم ہوئے۔ چنانچہ شورت اور کنی پورہ اس وفد کا مرکز مقرر ہوا لہٰذا امیر وفد مولانا بشیر احمد صاحب اور آپ کے ساتھ مکرم برادرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر قیام فرما رہیں گے۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب کے لئے آسنور معہ مضافات، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب فاضل کے لئے رشی نگر اور خاکسار کے لئے یاڑی پورہ کے حلقے متعین ہوئے۔ چنانچہ ۲ر اگست کو مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب اپنے حلقے میں پہنچ گئے اور ۷ر اگست کو جناب امیر وفد کی قیادت میں شیخ حمید اللہ صاحب اور خاکسار یاڑی پورہ میں پہنچ گئے۔ مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ اور دوسرے مخلصین کرام سے ملاقات ہوئی۔ آسنور سے واپسی پر کولگام میں ہم لوگوں کو بس کا کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا یہ وقت بھی کافی مصروفیت سے گذرا ایک ہندو ماسٹر صاحب ایک پیر صاحب اور ایک غیر احمدی مولوی صاحب اور ایک ہائی سکول کے پرنسپل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ان لوگوں کو مع ان کے متعلقین کے پیغام حق پہنچایا گیا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مبلغین کا یہ وفد محترم امیر وفد کی زیر قیادت اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغی اور تربیتی امور دو ماہ تک انشاء اللہ انجام دیں گے۔ یہ پروگرام درحقیقت سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت ترتیب دیا گیا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور ہماری حقیر مساعی میں خاص برکت رکھ دے اور بہترین نتائج ظاہر فرما دے آمین۔ یارب العالمین۔

درخواست دعا۔ میاں نے امسال پری یونیورسٹی (Pre. University) کا امتحان دیا ہے نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محتاج دعا دیرا نگن شاد ہنولی (مونگھیر)

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

مناد بھیجا کرتے تھے اب جواباً ہمارے ہاں مناد بھیج رہے ہیں اور ہمارا قرض چکانے پر تل گئے ہیں یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اب حالات بدلے ہوئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس غیر ملکی مذہب اور اس کی تعلیم کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائیگا۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ اسی سطح پر اور وہی سلوک کیا جائے گا جو دیگر مذاہب کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے کیونکہ ڈنمارک میں مکمل مذہبی آزادی ہے البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اس غیر ملکی مذہب کے بارہ میں عوام کا ردعمل کیا ہوگا؟ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ڈنمارک میں بڑی تیزی سے مسلمانوں کی ایک جماعت معرض وجود میں آ چکی ہے اور جس رفتار سے مسجد کی تعمیر عمل میں آئی ہے وہ اس امر کی آئینہ دار ہے کہ ڈنمارک کی مسلم تحریک کے پیچھے پرعزم اور فعال دماغ کار فرما ہیں۔ اس بات کو تو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ سارا ڈنمارک حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گا لیکن کوپن ہیگن کے علاقہ ہی دوور میں جس سرگرمی کا ثبوت منظر عام پر آیا ہے وہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اس نوعیت کی ہے کہ کلیۃً اس موقف کا سہارا نہیں لے سکتا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈنمارک جو پہلے بیرونی دنیا میں عیسائی مناد بھیجا کرتا تھا اب خود تبلیغی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گیا ہے یہ صورت حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور اس چیلنج کو بہر حال قبول کرنا ہوگا۔ اگر وی ڈورا میں مسجد کی تعمیر سے یہ ہو سکتا ہو کہ کلیسا کا مقرر کردہ کمیشن سرگرمی سے مصروف عمل رہے اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے اپنے نقطۂ نگاہ سے بھی مسجد کی تعمیر بے فائدہ ثابت نہ ہوگی۔

LOLLANDS TIDENDE July 25. 1967

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ یوپی و بہار و بنگال از مورخہ ۱۸ ۸/۶۷ تا ۳۰ ۹/۶۷

جملہ مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یوپی بہار و بنگال کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال مندرجہ جماعتوں میں مورخہ ۱۸ ۸/۶۷ تا ۳۰ ۹/۶۷ دورہ کر رہے ہیں جہاں وہ حسابات کی چیکنگ اور چندہ جات کی وصولی کا کام سرانجام دیں گے امید ہے کہ عہدیداران مال اور دیگر احباب اُن سے کما حقہٗ تعاون فرماتے ہوئے عنداللہ ماجور ہونگے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
۱	قادیان	–	–	۱۸/۸/۶۷	
۲	الخونی و میرٹھ	۱۹	۱	۲۰/۸/۶۷	
۳	امروہہ	۲۱	۱	۲۲/۸/۶۷	
۴	دہلی	۲۲	½	۲۳/۸/۶۷	
۵	شاہجہانپور	۲۳	۱	۲۴/۸/۶۷	
۶	لکھنؤ	۲۴	۱	۲۵/۸/۶۷	
۷	کانپور	۲۵	۲	۲۷/۸/۶۷	
۸	دالہ مسکرا	۲۷	۱	۲۸/۸/۶۷	
۹	بنارس و لعبد دہی	۲۹	۱½	۳۱ ۸/۶۷	
۱۰	پٹنہ	۳۱	½	۱ ۹/۶۷	
۱۱	مونگھیر	۱ ۹/۶۷	۱	۲/۹/۶۷	
۱۲	بھاگلپور معہ ۔ پورہ	۲ ۹/۶۷	۲	۴/۹/۶۷	
۱۳	خانپور ملکی	۴	۱½	۶/۹/۶۷	
۱۴	رانچی	۷	½	۸/۹/۶۷	
۱۵	جمشید پور	۸	۲	۱۰/۹/۶۷	
۱۶	موسیٰ بنی مائنز	۱۰	۲	۱۲/-/۰	
۱۷	کلکتہ	۱۲ ۹/۶۷	۲	۱۵/۹/۶۷	
۱۸	کلرنٹ پور و ابراہیم پور	۱۶/-	۲	۱۸/۹/۶۷	
۱۹	سانتد	۱۸/-	۱	۱۹/۹/۶۷	
۲۰	کیتھا	۱۹/	۱	۲۰/۹/۶۷	
۲۱	چنڈی	۲۱	۱	۲۲/۹/۶۷	
۲۲	... معہ ڈائمنڈ ہاربر	۲۳	۲	۲۵/۹/۶۷	
۲۳	قادیان	۲۷/۹/۶۷	–	–	